سوال

(83) نومولود کے کان میں اذان کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیابچے کی پیدائش پردائیں کان میں اذان اوراذان میں الصلوۃ خیر من النوم پڑھنااوربائیں کان میں اقامت پڑھناثابت ہے؟مسنون طریقہ کیا ہے؟(محمدصدیق سلفی،ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الصلوۃ خیر من النوم کا ثبوت میرے علم میں نہیں ہے،رہااذان اوراقامت کاکہنا تواسکی بنیادچند ضعیف روایات پر قائم ہے :

(الف) سنن ابی داود(کتاب الادب باب فی المولودفیوذن فی اذنہ ح 5105) سنن الترمذی(کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود ح1514) مسنداحمد(ج6ص391) السنن الکبریٰ للبیہقی(ج9ص305) مصنف عبدالرزاق(ج4ص336وغیرہ) میں عاصم بن عبیداللہ عن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابی رافع کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی بن ابی طالب کے کان میں اذانِ نمازدی تھی۔جب وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیداہوئے تھے۔اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہالیکن اس کی سند ضعیف ہے۔اس کا راوی عاصم بن عبیداللہ جمہورمحدثین کے نزدیک حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے تقریب التہذیب(3065) میں اسے "ضعیف"ہی لکھا ہے۔

(ب) مسندابی یعلیٰ(ج12ص150 ح6780) عمل الیوم واللیلة لابن السنی(623) شعب الایمان للبیہقی(ج6ص390 ح8619)تاریخ ابن عساکر والامالی لابن بشران(بحوالہ السلسلة الضعیفہ للالبانی ج1ص321، 329)وغیرہ کتابوں میں یحییٰ بن العلاء الرازی عن مروان بن سالم عن طلحہ بن عبیداللہ العقیلی عن الحسین (یاالحسن) بن علی کی سند سے مروی ہے کہ جس شخص کا بیٹا(یابیٹی) پیداہو،وہ اس کے دائیں کان میں اذان اوربائیں میں اقامت کہے تواسے بچوں کی بیماری نہیں لگے گی۔

یہ سند موضوع ہے۔یحییٰ بن العلاء کذاب ہے،مروان بن سالم متروک متہم ہے اور طلحہ بن عبیداللہ العقیلی مجہول ہے لہذا یہ روایت مردود ہے۔اسے پہلی روایت کا شاہد بنانا غلط ہے۔

(ج) امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے شعب الایمان(ج6ص390۔8620) میں محمد بن یونس(الکدیمی) عن الحسن بن عمرو بن سیف عن القاسم بن مطیب عن منصور بن صفیہ عن ابی معبد عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کے دائیں کان میں اذان اوربائیں کان میں اقامت کہی تھی۔

اس کی سند موضوع ہے۔ محمد بن یونس الکدیمی مشہور کذاب ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال وغیرہ نیز الحسن بن عمرو بن سیف بھی کذاب ومتروک ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الاذان۔صفحہ244

محدث فتویٰ